تفہیم السنۃ 20

کتابُ الوَلاء والبَراء

دوستی اور دشمنی

کتاب و سنت کی روشنی میں

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز

20

تفہیم السنۃ

کتاب الوَلاء وَ البَراء

دوستی اور دشمنی

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
2۔ شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

maktabaquddusia.com

فهرست

نمبرشمار		اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
1		بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	6

① اَلْجُزْءُ الْاَوَّلُ — پہلا حصہ — 79

اَلْاِسْلَامُ وَالْكُفْرُ عَقِيْدَتَانِ مُتَضَادَتَانِ — اسلام اور کفر دو، متضاد عقیدے ہیں

نمبرشمار		اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
2	1	اَلْاِسْلَامُ نَاسِخٌ لِجَمِيْعِ الْاَدْيَانِ	اسلام کے علاوہ تمام ادیان منسوخ ہیں	80
3	2	مَنْ هُوَ الْكُفَّارُ؟	کافر کون ہیں؟	82
4	3	عَدَاوَةُ الْكُفَّارِ لِلْاِسْلَامِ	کفار کی اسلام دشمنی	84
5	4	سَبَبُ عَدَاوَةِ الْكُفَّارِ لِلْمُسْلِمِيْنَ	مسلمانوں سے کفار کی دشمنی کا سبب	89
6	5	عَزَائِمُ الْكُفَّارِ ضِدَّ الْمُسْلِمِيْنَ	کفار کے مسلمانوں کے خلاف عزائم	91
7	6	لَا يُمْكِنُ وَلَاءٌ بَيْنَ الْكُفَّارِ وَالْمُسْلِمِيْنَ	مسلمانوں اور کافروں میں دوستی ناممکن ہے	96
8	7	زِيْنَةُ حَيَاةِ الْكُفَّارِ فِيْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ	کافروں کی دنیاوی شان وشوکت قرآن مجید کی روشنی میں	99

maktabaquddusia.com

نمبر شمار		اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
②		اَلْجُزْءُ الثَّانِیُ — اَلْوَلاَءُ	دوسرا حصہ — دوستی کا بیان	103
9	1	مَعْنَى الْوَلَاءِ	ولاء کا مطلب	105
10	2	مَنْ يَسْتَحِقُّ الْوَلَاءَ ؟	ولاء کا مستحق کون ہے؟	106
11	3	اَهَمِيَّةُ الْوَلَاءِ	دوستی کی اہمیت	107
12	4	حُكْمُ الْوَلَاءِ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى	اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ محبت کا حکم	109
13	5	فَضْلُ الْوَلَاءِ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى	اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے محبت کی فضیلت	112
14	6	اِقْتِضَاءُ الْوَلَاءِ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى	اللہ تعالیٰ سے محبت کے تقاضے	118
15	7	حُكْمُ الْوَلَاءِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	رسول اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کرنے کا حکم	125
16	8	فَضْلُ الْوَلَاءِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	رسول اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کی فضیلت	132
17	9	اِقْتِضَاءُ الْوَلَاءِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	رسول اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کے تقاضے	134
18	10	حُكْمُ الْوَلَاءِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ	اہل ایمان کے ساتھ محبت کا حکم	140
19	11	فَضْلُ الْوَلَاءِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ	اہل ایمان کے ساتھ محبت کی فضیلت	145
20	12	اِقْتِضَاءُ الْوَلَاءِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ	اہل ایمان کے ساتھ محبت کے تقاضے	149
21	13	ضَرَرُ عَدَمِ الْوَلَاءِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ	اہل ایمان سے دوستی نہ کرنے کا نقصان	158
③		اَلْجُزْءُ الثَّالِثُ — اَلْبَرَاءُ	تیسرا حصہ — دشمنی کا بیان	159
22	1	مَعْنَى الْبَرَاءِ	براء کا مفہوم	161

maktabaquddusia.com

نمبر شمار		اَسْمَاءُ الْاَبْوَاب	نام ابواب	صفحہ نمبر
23	2	مَنْ يَسْتَحِقُّ الْبَرَاءِ؟	براء کا مستحق کون ہے؟	162
24	3	نَهْيُ الْوَلَاءِ عَنِ الْكُفَّارِ	کفار سے دوستی کی ممانعت	163
25	4	نَهْيُ الْوَلَاءِ عَنِ الْمُنَافِقِيْنِ	منافقین سے دوستی کی ممانعت	167
26	5	عِقَابُ وَلَاءِ الْكُفَّارِ	کفار سے دوستی کی سزا	168
27	6	حُكْمُ الْبَرَاءِ عَنِ الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ	کفار ومشرکین سے براءت کا حکم	172
28	7	حُكْمُ الْبَرَاءِ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ	منافقین سے براءت کا حکم	180
29	8	حُكْمُ الْبَرَاءِ عَنِ الْفُسَّاقِ وَالْفُجَّارِ	فاسق اور فاجر لوگوں سے براءت کا حکم	182
30	9	اِقْتِضَاءُ الْبَرَاءِ عَنِ الْكُفَّارِ	کفار سے براءت کے تقاضے	184

اَلْجُزْءُ الرَّابِعُ — چوتھا حصہ

④ حُكْمُ الْإِحْسَانِ لِغَيْرِ الضَّارِّيْنَ مِنَ الْكُفَّارِ — بے ضرر کفار سے حسن سلوک کا حکم 195

31	1	حُكْمُ الْإِحْسَانِ لِغَيْرِ الضَّارِّيْنَ مِنَ الْكُفَّارِ	بے ضرر کفار سے حسن سلوک کا حکم	196

maktabaquddusia.com

آدمی کو کس کس سے اظہار بیزاری، اظہار نفرت یا اظہار دشمنی کرنا چاہئے۔ ''اَلْوَلاءَ'' کی طرح ''اَلْبَرَاء'' بھی بڑا جامع لفظ ہے اس کی ترجمانی کے لئے ہم نے ''دشمنی'' کا لفظ منتخب کیا ہے جو کہ دوستی کا متضاد ہے یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ اس دشمنی سے مراد وہ دشمنی نہیں جو ہمارے ہاں دو روایتی دشمنوں کے درمیان پائی جاتی ہے یعنی ایک دوسرے کو دیکھتے ہی حملہ آور ہو جانا یا مارنے مرنے پر تل جانا بلکہ اس سے مراد نفرت اور بیزاری کی وہ کیفیت ہے جو ایک مومن آدمی کے دل میں اسلام دشمن کافروں کے خلاف ہمیشہ رہنی چاہئے۔ عقیدہ البراء کی رو سے اسلام دشمن کفار سے شدید نفرت اور بیزاری کا اظہار کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور موقع ملنے پر ان کے خلاف جہاد (یعنی قتال) کرنا ان کی قوت توڑنا اور ان سے ظلم کا بدلہ لینا فرض ہے۔

شریعت اسلامیہ میں عقیدہ ''اَلْوَلاءَ وَالْبَرَاء'' بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید کی کوئی ایک سورت بلکہ کوئی ایک صفحہ ایسا نہیں جس میں ''اَلْوَلاءَ وَالْبَرَاء'' کے بارے میں احکام نہ دیئے گئے ہوں یا کسی نہ کسی طرح ''اَلْوَلاءَ وَالْبَرَاء'' کا تذکرہ نہ کیا گیا ہو۔
قرآن مجید کی ابتداء سورہ فاتحہ سے ہوتی ہے جس میں صرف سات آیات ہیں لیکن اس سورۃ میں بھی ''ولاء'' اور ''براء'' کا مضمون بھرپور انداز میں موجود ہے۔ اس سورت میں اہل ایمان کو انبیاء، شہداء، متقین اور صالحین کے راستہ پر چلنے اور مغضوب اور گمراہ لوگوں کے راستے سے بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔
قرآن مجید کا اختتام سورہ و الناس پر ہوتا ہے جو صرف چھ آیات پر مشتمل ایک چھوٹی سی سورت ہے وہ بھی ولاء اور براء کے مضمون سے خالی نہیں۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے خبیث اور شریر جنوں اور انسانوں سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے۔ اس سے بھی تعجب کی بات یہ ہے قرآن مجید کی مختصر ترین سورت ''سورہ الکوثر'' ہے جو صرف تین آیات پر مشتمل ہے اس میں بھی یہ مضمون پوری شدت کے ساتھ موجود ہے جس میں رسول اکرم ﷺ کو کوثر کی نعمت عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ سے زبردست محبت کا اظہار فرمایا ہے۔ اور اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ فرما کر کفار اور مشرکین سے زبردست نفرت اور دشمنی کا اظہار فرمایا ہے۔
قرآن مجید کی بعض سورتیں تو ساری کی ساری عقیدہ اَلْوَلاءَ وَالْبَرَاء پر مشتمل ہیں مثلاً سورۃ التوبہ، سورۃ الممتحنہ، سورۃ المنافقون سورۃ الکافرون اور سورۃ اللھب جبکہ بعض سورتوں کا بیشتر مضمون اس عقیدہ پر مشتمل ہے مثلاً سورہ الانفال، سورہ العنکبوت، سورہ الفتح، سورہ محمد، سورہ

بقرہ، آیت نمبر 165)

پس اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض عین ہے ایسی محبت جو رسول اللہ ﷺ کی محبت سے بھی زیادہ ہو، والدین، بیوی، بچوں، اعزہ واقارب اور دیگر تمام دوست احباب کی محبت سے بھی بڑھ کر ہو، اللہ تعالیٰ کے بعد جن چیزوں سے محبت ہو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہو۔ رسول اکرم ﷺ سے جیسی اور جتنی محبت مطلوب ہے وہ بھی اس لئے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے والدین، بیوی، بچوں اعزہ واقارب اور دوست احباب سے بھی جتنی جتنی محبت مطلوب ہے وہ بھی اس لئے ہو کہ اللہ سبحانہ' وتعالیٰ کا حکم ہے مال و دولت، گھر بار اور دوسری چیزوں سے بھی اتنی ہی محبت ہو جتنی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے، گویا انسان کی تمام تر محبت کا اصل مرکز اور سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہونی چاہئے نہ تو رسول اللہ ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کے محبت سے بڑھ کر ہو نہ ماں، باپ، بیوی، بچوں اور دیگر اعزہ واقارب کی محبت اللہ کی محبت پر غالب آئے نہ مال ومنال گھر بار جاہ ومنصب کی محبت اللہ کی محبت میں رکاوٹ بننے پائے۔

ان احکام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر احسانات اور انعامات کا بھی یہ تقاضا ہے کہ دل وجان سے اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے۔ غور فرمایئے! کہ وہ ذات جو اس قدر مہربان اور رحیم وکریم ہے کہ اس نے ہمیں دل، دماغ اور آنکھوں جیسی نعمتوں سے نوازا، وہ ذات جس نے ہمارے درمیان حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا، وہ ذات جس نے ہمیں دین اسلام کی ہدایت دی، وہ ذات جس نے ہمیں بہترین امت بنایا، وہ ذات جو ہماری مسلسل نافرمانیوں کے باوجود ہمیں دن رات روزی عطا فرماتی چلی جارہی ہے، وہ ذات جو ہمارے تمام چھوٹے اور بڑے، ظاہر اور پوشیدہ، اگلے اور پچھلے گناہوں کا علم ہونے کے باوجود ہمیں اپنی لاتعداد نعمتوں سے نوازتی چلی جاتی ہے، وہ ذات جو رات کے اندھیروں اور دن کے اجالوں میں بھی دکھی دلوں کی پکار سنتی ہے اور ان کے دکھ کو دور کرتی ہے، وہ ذات جس نے اپنی رحمت کے ننانوے حصے قیامت کے روز بندوں کو معاف کرنے کے لئے اپنے پاس رکھے ہیں، وہ ذات جس نے اپنے عرش پر یہ کلمہ ثبت فرمارکھا ہے ((اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ)) ترجمہ: "بے شک میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔" (بخاری) یقیناً وہ ذات سب سے زیادہ اس بات کی حق دار ہے کہ اس کے بندے اس کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت کریں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگیاں اللہ تعالیٰ سے محبت کا بہترین نمونہ ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے

کر تپتی زمین پر لٹا دیتے اور پاس کھڑے ہو کر قہقہے لگاتے اور کہتے "محمد ﷺ کے دین کا مزا چکھو۔"
ان کے شوہر حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور بیٹے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت کو آگ سے داغا جاتا، پانی میں غوطے دیئے جاتے، لوہے کی زرہیں پہنا کر جلتی ریت پر لٹا دیا جاتا۔ رسول اکرم ﷺ نے کفار کا ظلم اور غریب الدیار آل یاسر کا صبر و ثبات دیکھا تو فرمایا "فَاصْبِرُوْا یَا آلَ یَاسِرُ اِنَّ مَوْعِدُکُمُ الْجَنَّةِ" (اے آل یاسر صبر کرنا تمہارے ساتھ جنت کا وعدہ ہے) ایک روز بوڑھی سمیہ رضی اللہ عنہا دن بھر کی سختیاں برداشت کرنے کے بعد شام کو گھر لوٹیں تو بدبخت ابوجہل نے انہیں گالیاں دینی شروع کر دیں غصہ ٹھنڈا نہ ہوا تو اپنا برچھا حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو دے مارا وہ اسی وقت زمین پر گر پڑیں اور جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ!

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ مکہ میں ام انمار بنت سباع الخزاعیہ کے غلام تھے۔ اسلام لانے کے جرم میں کفار ان کے کپڑے اتروا کر دہکتے انگاروں پر لٹا دیتے اور سینے پر بھاری پتھر کی سل رکھ دیتے اور کبھی کوئی آدمی سینے پر چڑھ کر بیٹھ جاتا تاکہ کروٹ نہ بدل سکیں۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا جسم انگاروں پہ جلتا رہتا حتی کہ خون اور پیپ جسم سے رس رس کر انگاروں کو ٹھنڈا کرتی، کبھی اُمِ انمار حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں لٹا دیتی اور کبھی گرم لوہے سے آپ رضی اللہ عنہ کا سر داغتی۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ مسلسل کفار کے اس بہیمانہ ظلم کا نشانہ بنے رہے حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے۔

عبدالعزیٰ بن نہم یتیم تھے چچا نے بڑی محبت اور شفقت سے پرورش کی لیکن جب مسلمان ہوئے تو چچا غضبناک ہو گیا، کہنے لگا "نیا دین چھوڑ دو ورنہ تمہاری ساری جائیداد اور مال و متاع چھین لوں گا" عبدالعزیٰ نے جواب دیا "چچا جان! میری جان بھی چلی جائے تو اب یہ دین نہیں چھوڑوں گا۔" چچا نے وہیں کھڑے کھڑے بدن کے کپڑے اتروا لئے صرف ایک لنگوٹی رہنے دی۔ ماں کے پاس آئے تو وہ دیکھ کر بیتاب ہو گئی جسم ڈھانکنے کے لئے چادر دی۔ عبدالعزیٰ نے چادر کے دو ٹکڑے کئے ایک اوپر لیا اور ایک نیچے باندھا اور خالی ہاتھ پیدل مدینہ منورہ کا رُخ کر لیا طویل اور پُر صعوبت سفر طے کرنے کے بعد مدینہ منورہ پہنچے، نماز فجر کے بعد دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا "کون ہو؟" عرض کیا "عبدالعزیٰ ہوں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں گھر بار

maktabahquddusia.com